روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 27 نومبر 2012ء 12 محرم 1434 ہجری 27 نبوت 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 273

مقدس خانوادہ

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

ہم وہ اہل بیت ہیں جن کے لئے خدا نے دنیا کی بجائے آخرت کو پسند کیا ہے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الفتن باب خروج المہدی حدیث نمبر:4072)

آنحضرت ﷺ کے صحابہؓ قربانی، نیکی اور تقویٰ میں اعلیٰ نمونہ تھے اور حضرت ابوبکرؓ تمام صحابہؓ میں بلند شان اور اعلیٰ مقام رکھتے تھے

تمام خلفاء راشدین اور صحابہؓ اور بزرگان بلند مقام کے حامل اور مشعل راہ تھے

حضرت امام حسینؓ کی تقویٰ اور محبت الٰہی اور صبر و استقامت اور زہد و عبادت ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 23 نومبر 2012ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 23 نومبر 2012ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے رواں ماہ محرم الحرام میں پاکستان میں ہونے والے دہشت گردی، اسرائیل کا فلسطین پر ظلم و بربریت اور شام میں فسادات کا ذکر کرتے ہوئے ان کی وجوہات اور دنیا میں امن وسلامتی کے قیام کیلئے اس کا خوبصورت حل بھی بیان فرمایا۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کے صحابہؓ قربانی، نیکی اور تقویٰ میں ایک مثال اور اعلیٰ نمونہ تھے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ تمام صحابہؓ میں بلند ترین شان اور اعلیٰ مقام رکھتے تھے۔ حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے ارشادات پیش فرمائے جن میں آپ نے آنحضرت ﷺ کے ہر صحابی اور قرابت دار کا مقام ہمیں بتا کر ان کی عزت و تکریم قائم فرمائی۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمانؓ نیک اور ایمان والے اور ان لوگوں میں سے تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے چن لیا اور اپنی عنایات سے مخصوص کر لیا۔ خدا کی قسم اس نے ابوبکرؓ، عمرؓ اور عثمانؓ ذوالنورین کو اسلام کے دروازے اور خدا کی فوج کے ہراول دستے بنا دیا ہے۔

حضرت مسیح موعود حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ آپ بڑے متقی اور پاک صاف تھے۔ خدائے رحمٰن کے سب سے پیارے، اچھے خاندان والے اور زمانے کے سرداروں میں سے تھے۔ غالب خدا کے شیر اور مہربان خدا کے نوجوان تھے۔ پرہیزگاری میں اعلیٰ مقام حاصل کیا۔ آپ ہر خوبی اور فصاحت و بلاغت کے طریقوں میں کامل تھے۔ آپ اللہ تعالیٰ کے مقرب بندوں میں سے تھے۔ پھر فرماتے ہیں کہ یقیناً میں علیؓ اور آپ کے دونوں بیٹوں سے محبت رکھتا ہوں اور میں اس سے دشمنی کرتا ہوں جو ان دونوں سے دشمنی رکھتا ہے۔ ہم تو حسنؓ اور حسینؓ دونوں کے ثنا خواں ہیں۔ ہم اعتقاد رکھتے ہیں کہ یزید ایک ناپاک طبع، دنیا کا کیڑا اور ظالم تھا۔ مگر حسینؓ طاہر و مطہر تھا اور بلاشبہ ان برگزیدوں میں سے ہے جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا اور اپنی محبت سے معمور کر دیتا ہے۔ اور بلاشبہ وہ سرداران بہشت میں سے ہے اور ایک ذرہ کینہ رکھنا اس سے موجب سلب ایمان ہے اور اس امام کی تقویٰ اور محبت الٰہی اور صبر و استقامت اور زہد و عبادت ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ حضرت امام حسینؓ اور امام حسنؓ خدا کے برگزیدہ اور صاحب کمال اور صاحب عفت اور عصمت تھے اور وہ بلاشبہ دونوں معنوں کی رو سے آنحضرت ﷺ کے آل تھے۔ روحانی بھی اور جسمانی بھی۔ اصل چیز روحانی تعلق ہے اور حقیقی تعلق انہی عزیزوں کا رسول اللہ ﷺ سے ہے جو روحانی طور پر اس کی آل میں داخل ہیں۔ اصل چیز یہ ہے کہ ان کی تعلیم، معارف اور روحانی نور جو منتشر ہوتا ہے، ان کے ماننے والوں میں ظاہر ہو۔ جو لوگ ان معارف اور انوار سے نئی زندگی حاصل کرتے اور ایک پیدائش جدید ان انوار کے ذریعے سے پاتے ہیں وہی ہیں جو روحانی طور پر آل محمدؐ کہلاتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہم میں سے ہر ایک ہر ظلم کے بعد نیکی اور تقویٰ میں ترقی کرے اور پہلے سے بڑھ کر خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کر کے دعاؤں میں لگ جائے۔ حضرت امام حسینؓ نے قربانی دے کر جو عملی نمونہ ہمارے سامنے قائم فرمایا ہے وہ ہمارے لئے راہنما ہے۔ محرم کے ان ایام میں خاص طور پر ہر احمدی صبر و استقامت کی دعا اور درود شریف کی طرف توجہ دے۔ حضور انور نے مخالفین کے ہر قسم کے شر سے بچنے اور صبر سے متعلق بعض مخصوص دعاؤں کی طرف بھی توجہ دلائی۔ اللہ کرے کہ ہماری قربانیاں سعید فطرت لوگوں کو احمدیت کی آغوش میں لانے والی ہوں۔ حضور انور نے معصوم فلسطینیوں کے لئے بھی دعا کی تحریک فرمائی جو ظلم و بربریت کا نشانہ بن رہے ہیں۔

افیون قویٰ کو نابود کر دیتی ہے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

”جو لوگ افیون کھاتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہمیں موافق آ گئی ہے۔ وہ موافق نہیں آتی۔ دراصل وہ اپنا کام کرتی رہتی ہے اور قویٰ کو نابود کر دیتی ہے۔“ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 321)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2012ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

احمدی ڈاکٹرز توجہ فرمائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 15 دسمبر 2006ء کو خطبہ جمعۃ المبارک میں احمدی ڈاکٹرز کو ”**تحریک وقف**“ فرماتے ہوئے یہ الفاظ ارشاد فرمائے۔

”ڈاکٹروں کو بھی اپنے آپ کو وقف کرنا چاہئے، چاہے تین سال کیلئے کریں چاہے پانچ سال کے لئے کریں۔ چاہے زندگی کیلئے کریں۔ لیکن ”**وقف**“ کر کے آگے آنا چاہئے۔“

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس تحریک پر لبیک کہنے کے خواہشمند تمام احمدی ڈاکٹروں کو فضل عمر ہسپتال ربوہ دعوت خدمت دیتا ہے۔ فضل عمر ہسپتال کو فوری طور پر مندرجہ ذیل شعبہ جات میں ”**وقف ڈاکٹرز**“ کی ضرورت ہے۔

-Emergency/Trauma Centre
-Peadiatrics.
-Medicine.
-Gynaecology
-Surgery.
-Eye/ent
-Pathology.
-Radiology.
-Anaesthesia.

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

خطبہ جمعہ

امریکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں بنائی گئی نہایت ظالمانہ اور دلآزار فلم پر جماعت احمدیہ کا ردّعمل معلوم کرنے کے لئے آئے ہوئے پریس اور میڈیا کے نمائندگان کا حضور انور ایدہ اللہ سے انٹرویو اور اس ذریعہ سے دنیا بھر میں وسیع پیمانے پر دینی تعلیم کی تشہیر کا تذکرہ

یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اور اُس کی تائید تھی کہ اس طرح کوریج ہوئی ورنہ اگر ہم اپنی کوشش بھی کرتے تو صحیح دینی مؤقف جو جماعت احمدیہ پیش کرتی ہے، دنیا کو اس کا پتہ نہ چلتا، یا ہم وسیع طور پر دنیا تک نہ پہنچا سکتے۔ اب اس کو آگے بڑھانا، اس کوریج سے فائدہ اُٹھانا ہر جگہ کی جماعت کا اور ہر احمدی کا کام ہے

اپنے علاقے کی لائبریریوں میں بھی مثلاً یورپ میں یا انگلستان میں یا انگریزی بولنے والے ملکوں میں سیرت سے متعلق جماعت کی وہ کتب رکھوانی چاہئیں جن کا انگریزی ترجمہ ہو چکا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی کتاب Life of Muhammad کی وسیع پیمانے پر اشاعت ہونی چاہئے

دنیا کے سامنے ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے خوبصورت پہلوؤں کو رکھنا ہے۔ یہ ہمارا کام ہے اور اس کو ہمیں بہرحال ایک کوشش کر کے سرانجام دینا چاہئے

میرا گزشتہ خطبہ ہر زبان میں ترجمہ کر کے ایک چھوٹے سے پمفلٹ کی صورت میں بنا کر ایک مہم کی صورت میں تقسیم کر دیں

تحفۂ قیصریہ میں حضرت مسیح موعود نے امن اور مذہب کے احترام کے متعلق جو پیغام دیا ہے اس کی تشہیر کی آج بھی بہت ضرورت ہے۔ اس پر بھی فوری کام ہونا چاہئے

مکرم مولانا نصر اللہ خان ناصر صاحب مربی سلسلہ کی وفات۔ مرحوم کا ذکر خیر اور نماز جنازہ

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 28 ستمبر 2012ء بمطابق 28 تبوک 1391 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح مورڈن۔ لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

گزشتہ جمعہ کو جب مَیں یہاں (بیت) میں جمعہ پڑھانے آیا تھا تو کار سے اترتے ہی مَیں نے دیکھا کہ ایک بڑی تعداد اخباری نمائندوں کی سامنے کھڑی تھی۔ بہرحال میرے پوچھنے پر امیر صاحب نے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں امریکہ میں جو انتہائی دلآزار فلم بنائی گئی ہے اُس پر...... میں جو ردّعمل ہو رہا ہے، اس سلسلہ میں یہ لوگ دیکھنے آئے ہیں کہ احمدیوں کا ردّعمل کیا ہے۔ مَیں نے کہا ٹھیک ہے۔ انہیں کہیں کہ مَیں نے اسی موضوع پر خطبہ دینا ہے اور وہیں جو بھی احمدیوں کا ردّعمل ہو گا بیان کروں گا۔

یہ بھی خدا تعالیٰ کے ہی کام ہیں کہ وہ اتنی بڑی تعداد میں میڈیا کو کھینچ کر یہاں لایا اور پھر میرے دل میں بھی ڈالا کہ اس موضوع پر کچھ کہوں۔ پہلے میرا ارادہ کچھ اور کہنے کا تھا۔ لیکن ایک دن پہلے توجہ اس طرف پھری کہ اسی موضوع پر کچھ کہنا چاہئے۔ بہرحال یہ اللہ تعالیٰ کے کام ہیں۔ وہ جس طرح چاہتا ہے کرواتا ہے اور بعد کے حالات نے ثابت بھی کیا کہ اس موضوع پر کہنے میں اللہ تعالیٰ کی تائید شامل تھی۔ مختصر وقت میں مختصر باتیں کی جا سکتی ہیں لیکن جو بھی کہی گئیں اُن کے خلاصے کو یا جو پیغام مَیں دینا چاہتا تھا اُس کو اللہ تعالیٰ نے دنیائے احمدیت کے علاوہ غیروں میں بھی کافی وسیع طور پر پہنچا دیا۔ بہرحال جمعہ کے بعد جب مَیں (بیت) سے باہر نکلا ہوں تو امیر صاحب نے کہا کہ میڈیا والے دو تین منٹ آپ سے براہِ راست کچھ بات کرنا چاہتے ہیں، اور کچھ پوچھنا چاہتے ہیں۔ مَیں نے اُن کو کہا کہ خطبہ میں ساری باتیں بیان کر چکا ہوں۔ کیونکہ مَیں دیکھ رہا تھا کہ میڈیا کے لوگ اوپر کھڑے تھے، کیمرے تصویریں بھی لے رہے تھے، ریکارڈنگ بھی کر رہے تھے، ترجمہ سن بھی رہے تھے تو پیغام تو ان کو مل گیا ہے۔ پھر اب یہ مزید اَور کیا چاہتے ہیں؟ بہرحال کیونکہ انہوں نے اُن کو یہ کہہ کر اندر کمرے میں بٹھا دیا تھا کہ مَیں آؤں گا تو اس بات پر مَیں نے اُنہیں کہا کہ ٹھیک ہے، دیکھ لیتے ہیں۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور ناموس کی خاطر اَور باتیں بھی کرنی پڑیں تو ہم کریں گے اور آپ کے مقام کے حوالے سے نیز (دین حق) کی تعلیم کے حوالے سے اگر اس انٹرویو کی وجہ سے کوئی بہتر پیغام دنیا کو پہنچ سکتا ہے تو اچھی بات ہے، پھر مل لیتا ہوں۔ جب مَیں کمرے میں گیا تو علاوہ اخباری نمائندوں کے ٹی وی چینلز کے نمائندے بھی تھے جن میں نیوز نائٹ جو بی بی سی کے زیرِ انتظام ہے، اسی طرح بی بی سی کا نمائندہ، نیوزی لینڈ نیشنل ٹیلیویژن کا نمائندہ، فرانس کے ٹیلیویژن کا نمائندہ اور بہت سارے دوسرے نمائندے شامل تھے۔ نیوزی لینڈ کا نمائندہ جو میرے دائیں طرف بیٹھا تھا، اُس کو پہلے موقع مل گیا۔ اُس نے یہی سوال کیا کہ آپ کیا پیغام دینا چاہتے ہیں۔ مَیں نے اُس کو بتایا کہ پیغام تو تم سُن چکے ہو۔ وہ خطبہ کی ریکارڈنگ سن رہے تھے

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

اور ترجمہ بھی سن رہے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام و مرتبہ کے بارے میں مَیں بیان کر چکا ہوں کہ آپ کا بہت بلند مقام ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوہ ہر (مومن) کے لئے قابل تقلید ہے۔ مسلمانوں کا ردّعمل جو غم و غصّہ کا ہے وہ ایک لحاظ سے تو ٹھیک ہے کہ پیدا ہونا چاہئے تھا، گو بعض جگہ اس کا اظہار غلط طور پر ہو رہا ہے۔ ہمارے دلوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جو مقام ہے دنیا دار کی نظر اُس تک نہیں پہنچ سکتی۔ اس لئے دنیا دار کو یہ احساس ہی نہیں ہے کہ کس حد تک اور کس طرح ہمیں ان باتوں سے صدمہ پہنچا ہے۔ ایسی حرکتیں دنیا کا امن برباد کرتی ہیں۔ نیوزی لینڈ کے ایک نمائندہ کا اس بات پر زور تھا کہ تم نے بڑے سخت الفاظ میں کہا ہے کہ یہ لوگ جہنم میں جائیں گے۔ یہ تو بڑے سخت الفاظ ہیں اور تم بھی اُن لوگوں میں شامل ہو گئے ہو۔ الفاظ تو یہ نہیں تھے لیکن ٹون (Tone) سے یہی مطلب لگ رہا تھا کیونکہ وہ بار بار اس سوال کو دوہرا رہا تھا۔ اُس کو مَیں نے یہ کہا کہ ایسے لوگ جو اللہ تعالیٰ کے پیاروں کے بارے میں ایسی باتیں کریں، اُن کا استہزاء کرنے کی کوشش کریں اور کرتے چلے جائیں اور کسی طرح سمجھانے سے باز نہ آئیں اور تمسخر اور ہنسی کا نشانہ بناتے رہیں تو پھر اللہ تعالیٰ کی بھی ایک تقدیر ہے وہ چلتی ہے اور عذاب بھی آ سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو پکڑتا بھی ہے۔ خیر وہ چپ کر گیا۔ لیکن لگتا تھا کہ اس بات سے کچھ ڈرا بھی ہوا ہے، کچھ خوفزدہ بھی لگ رہا تھا۔ اُس نے نیوزی لینڈ نیشنل ٹیلیویژن چینل کو جو اپنی خبریں بھیجی ہیں ان خبروں میں وہ وہاں نشر ہوئی اور اس طرح جماعت کے حوالے سے پہلی دفعہ وہاں کے نیشنل ٹیلیویژن پر کوئی خبر نشر ہوئی ہے۔ وہاں کی جماعت بھی اس لحاظ سے خوش تھی کہ خطبہ کے حوالے سے بھی اور میرے انٹرویو کے حوالے سے بھی وہاں ہمارا تعارف ہو گیا۔ خطبہ کے انگریزی مترجم کے یہ الفاظ کہ 'یہ لوگ جہنم میں جائیں گے'، یہ فقرہ بھی انہوں نے اپنی خبروں میں سنایا جو ریکارڈ کیا ہوا تھا۔ لیکن اس میں یہ شرافت تھی جو بعض دفعہ غیر مسلم نمائندوں میں نہیں ہوتی یا وہ نہیں دکھاتے یا اللہ تعالیٰ نے اُس کے دل میں ڈالا کہ اس فقرہ کا جو بغیر سیاق و سباق کے منفی ردّعمل ہو سکتا تھا، اُس کو زائل کرنے کے لئے مجھے ٹی وی انٹرویو دیتے ہوئے دکھایا اور میرے الفاظ میں یہ بھی دکھا دیا۔ وہاں اس نے میرے الفاظ دوہرا دیئے جو مَیں خود بھی بول رہا تھا کہ ہم شدت پسند مظاہرے اور توڑ پھوڑ پسند نہیں کرتے اور تم کبھی کسی احمدی کو نہیں دیکھو گے کہ اس قسم کے فساد اور مفسدانہ ردّعمل کا حصہ ہوں۔ خبریں پڑھنے والے نے میرا یہ جواب دکھا کر پھر آگے تبصرہ کیا کہ یہ جماعت (-) کی اقلیتی جماعت ہے اور ان کے ساتھ بھی مسلمانوں کی طرف سے اچھا سلوک نہیں ہوتا۔ بہر حال دیکھتے ہیں کہ یہ پیغام جو ان کے خلیفہ نے دیا ہے، اس کی آواز اور پیغام کا احمدی (-) کے علاوہ دوسرے مسلمانوں پر بھی کوئی اثر ہوتا ہے یا نہیں؟ اس نے وہاں دوسرے مسلمانوں کی فوٹیج بھی دکھائی جو توڑ پھوڑ کر رہے تھے۔ مولویوں کو جلوس نکالتے ہوئے، نعرے لگاتے ہوئے دکھایا۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا بہر حال اس ذریعہ سے (دین) کا حقیقی پیغام نیوزی لینڈ کے ملک میں بھی اور سیٹلائیٹ کے ذریعہ اردگرد کے ملکوں میں بھی اور اُن کی ویب سائٹ کے ذریعہ سے دنیا کے بہت سے حصوں میں پہنچ گیا۔ اگر ہم کوشش بھی کرتے تو احمدیت کا تعارف اور (دین) کا حقیقی پیغام اس طرح نہ پہنچتا۔ اب نیوزی لینڈ جماعت کو چاہئے کہ اس حوالے سے (-) اور احمدیت کا تعارف بھرا پروگرام ملک کے ہر حصہ میں پہنچانے کی کوشش کریں۔ اسی طرح نیوزی لینڈ کے اردگرد کے جو ممالک ہیں، اُن میں بھی یہ سنا گیا ہوگا، اُنہیں بھی چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے حوالے سے ان ممالک میں (دین) کی حقیقی تعلیم پہنچانے کے لئے بھرپور پروگرام بنائیں۔

نیوز نائٹ جو یہاں کا چینل ہے، اُس کا نمائندہ کہنے لگا کہ مَیں نے یہ فلم دیکھی ہے۔ اس میں تو کوئی ایسی بات نہیں جس پر اتنا زیادہ شور مچایا جائے اور مسلمان اس طرح ردّعمل دکھائیں۔ اور تم نے بھی بڑی تفصیل سے اس پر خطبہ دے دیا ہے اور بعض جگہ بڑے سخت الفاظ میں اس کو ردّ کیا ہے۔ یہ تو ہلکا سا مذاق تھا۔ اِنَّا لِلّٰہ۔ یہ تو ان لوگوں کے اخلاقی معیار کی حالت ہے۔ مَیں نے اُسے کہا کہ پتہ نہیں تم نے کس طرح دیکھا اور تمہارا کیا معیار ہے؟ تم اُس مقام کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا (مومنوں) کی نظر میں ہے، اُن کے دل میں ہے اور اُس محبت کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک (مومن) کے دل میں ہے، تم نہیں سمجھ سکتے۔ مَیں نے اُسے بتایا کہ مَیں نے فلم تو نہیں دیکھی لیکن ایک دو باتیں جس دیکھنے والے نے مجھے بتائی ہیں، وہ ناقابلِ برداشت ہیں اور تم کہتے ہو ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ یہ باتیں سن کر تو مَیں کبھی فلم دیکھنے کی جرأت بھی نہیں کر سکتا۔ اس میں جو باتیں بیان کی گئی ہیں، ان کو سن کر ہی خون کھولتا ہے۔ مَیں نے اُسے کہا کہ تمہارے باپ کو اگر کوئی گالی دے، برا بھلا کہے، بیہودہ باتیں کہے تو اُس کے متعلق تمہارا ردّعمل کیا ہوگا؟ تم دکھاؤ گے ردّعمل؟ یہ بتاؤ گے کہ ٹھیک ہے کہ نہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام تو ایک (مومن) کی نظر میں اس سے بہت بلند ہے، اس جگہ تک کوئی پہنچ نہیں سکتا۔ دوبارہ پھر وہ فلم کے بارے میں بات کرنے لگا تو پھر مَیں نے اُسے کہا کہ مَیں تمہیں کہہ چکا ہوں کہ تمہارے باپ کے خلاف اگر کوئی بات کرے تو سنو گے؟ ہاں یا نہ میں جواب دو تو اُس نے نہیں دیا لیکن اس بات پر بہر حال چپ کر گیا۔ اس نمائندے نے تو شاید اس بارے میں میڈیا میں خبر نہیں دی۔ لیکن میرے اس فقرہ کو کہ تمہارے باپ کو کوئی گالی دے تو ردّعمل دکھاؤ گے کہ نہیں؟ دوسرے میڈیا نے بہت ساری جگہوں پر اُٹھایا۔ ویب سائٹ پر بھی ڈالا ہے۔

بہر حال انٹرنیٹ پر اور بعض اخباروں کی ویب سائٹ پر مختلف تبصرہ کرنے والوں نے اور ایک پاکستانی انگلش اخبار نے خطبہ کے حوالے سے، پریس میٹنگ کے حوالے سے، جماعت احمدیہ (-) کے مؤقف کو دنیا پر خوب ظاہر کیا کیونکہ اکثر نے اس بات پر بڑے بڑے تعریفی کلمات لکھے تھے۔ لیکن انٹرنیٹ پر بعض تبصرے ایسے بھی تھے کہ مرزا مسرور احمد نے کونسی ایسی خاص بات کر دی ہے۔ بعضوں نے یہ بھی لکھا کہ انہوں نے جو بات کہی ہے ہر عقلمند انسان یہی بات کرتا ہے۔ لیکن ایک احمدی نے مجھے لکھا کہ مَیں نے سارے تبصرے سنے، ساری خبریں دیکھیں۔ علماء کے بھی اور ان کے لیڈروں کے بھی ساروں کے بیانات دیکھے۔ بہت باتیں کی ہیں لیکن کسی نے یہ توجہ نہیں دلائی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو۔ تو یہ توجہ بھی صرف جماعت احمدیہ کی طرف سے ہی دلائی گئی ہے کہ اس کا ایک ردّعمل یہ بھی ہونا چاہئے کہ زیادہ سے زیادہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا جائے۔ بعض نے یہ بھی لکھا کہ ان لوگوں نے ہی صحیح (دینی) ردّعمل دکھایا ہے جن کو تم غیر مسلم کہتے ہو۔ بہر حال اس کی خوب تشہیر ہوئی ہے۔ اس طرح دنیا کے سامنے ایک حقیقی (مومن) کا حقیقی ردّعمل بھی آ گیا۔ (دین) کی حقیقی تعلیم جو جماعت احمدیہ پیش کرتی ہے، اس کا بھی دنیا کو پتہ چل گیا۔ دنیا کو اور عالمِ (دین حق) کو یہ پیغام بھی مل گیا کہ ایک حقیقی (مومن) کا صحیح ردّعمل کیا ہوتا ہے اور کیا ہونا چاہئے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اور اُس کی تائید تھی کہ اس طرح کوریج ہوئی ورنہ اگر ہم اپنی کوشش بھی کرتے تو صحیح (دینی) مؤقف جو جماعت احمدیہ پیش کرتی ہے، دنیا کو اس کا پتہ نہ چلتا، یا ہم وسیع طور پر دنیا تک نہ پہنچا سکتے۔ اب اس کو آگے بڑھانا، اس کوریج سے فائدہ اُٹھانا ہر جگہ کی جماعت کا اور ہر احمدی کا کام ہے۔

جہاں تک مرکز کی طرف سے اس بارے میں کوشش کی ہدایت اور طریقہ کار کا سوال ہے مَیں نے خطبہ کے حوالے سے اس کی اشاعت کی ہدایت تو کر دی ہے۔ بہر حال یہ ہدایت اور طریق جو بھی دفتر کی طرف سے جماعتوں کو اور افراد کو اُن کی جماعتوں کی طرف سے پہنچے گا وہ تو ہو سکتا ہے کہ چاہے چند دن ہی سہی وہ کچھ وقت لے لے۔ لیکن تمام احمدی جو میری بات سن رہے ہیں، اُن کو چاہئے کہ اس موقع سے جو اللہ تعالیٰ نے مہیا فرمایا ہے ایک تو جیسا کہ مَیں نے گزشتہ خطبہ میں کہا تھا، اپنے عمل سے دنیا کے سامنے (دین حق) کی خوبصورت تعلیم پیش کریں۔ لیکن ساتھ ہی متعلقہ مرکزی دفتر بھی جیسا کہ میں نے کہا اور **جماعتیں بھی فوری توجہ دیتے ہوئے خطبہ کا اپنی اپنی زبانوں میں ترجمہ کر کے وسیع طور پر شائع کریں اور پریس کے حوالے سے بھی ذکر کریں** اور ہر ذی شعور تک (دینی) مؤقف کو پہنچائیں۔ مختصر سا وہ خطبہ تھا۔ نیز اس میں یہ بھی درج ہو کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے حسین پہلوؤں کو دیکھنا ہے تو حقائق اور تاریخ کی روشنی میں تمہیں ہم لٹریچر بھی مہیا

کرتے ہیں، کتب بھی مہیا کرتے ہیں یا کر سکتے ہیں۔ اسی طرح ہماری ویب سائٹ ہے اور مختلف جماعتوں کی بھی ہیں اُن کا بھی پتہ دیں۔ مرکزی ویب سائٹ کا پتہ دیں جس میں یہ لٹریچر موجود ہو۔

اس بارے میں جیسا کہ مَیں نے کہا پہلے بھی مَیں ہدایت دے رہا تھا اور دے چکا ہوں۔ بعض لوگوں نے اپنے مشورے بھی دیئے ہیں کہ اس خطبہ کے حوالے سے اور پریس کے ساتھ سوال و جواب کے حوالے سے دنیا میں جماعت کے موقف کی جو تشہیر ہوئی ہے، اُس کے ذریعہ سے **آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے حسین پہلوؤں کو اجاگر کرنے کی بھرپور کوشش ہونی چاہئے اور اس سے فائدہ اُٹھانا چاہئے۔ اپنے علاقے کی لائبریریوں میں بھی مثلاً یورپ میں یا انگلستان میں یا انگریزی بولنے والے ملکوں میں سیرت سے متعلق جماعت کی وہ کتب رکھوانی چاہئیں جن کا انگریزی ترجمہ ہو چکا ہے۔** نیز اگر کسی طبقے کو مفت بھی مہیا کرنی پڑیں تو کی جا سکتی ہیں۔ خاص طور پر وہ کتب، جیسا کہ مَیں نے کہا، جن کا انگلش ترجمہ ہو چکا ہے یا کسی اور زبان میں ترجمہ ہو چکا ہے، ان کو کثرت سے پھیلایا جائے۔ مثلاً **حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی کتاب Life of Muhammad جو انگریزی میں چھپی ہوئی ہے۔ اسی طرح حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی تصنیف سیرۃ خاتم النبیینؐ کا کچھ حصہ انگلش میں ترجمہ ہو گیا ہے۔** باقی بھی وکالت تصنیف کو چاہئے کہ جلدی ترجمہ کرا کے شائع کرائیں۔ بہرحال جیسا کہ مَیں نے کہا **Life of Muhammad جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی کتاب ہے۔** یہ ایک مختصر سی کتاب ہے جس میں سیرت کے تمام پہلوؤں کو مختصر طور پر کَوَر (Cover) کیا گیا ہے۔ اصل میں یہ دیباچہ تفسیر القرآن کا ایک حصہ ہے۔ اس کا کچھ حصہ جس میں تاریخ بھی بیان ہوئی ہے اور سیرت بھی بیان ہوئی ہے، یہ تقریباً، تقریباً کیا سارا ہی دیباچہ کا وہ حصہ ہے جو سیرت اور تاریخ سے متعلقہ ہے۔ بہرحال اس کا اُتنا حصہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے متعلق ہے، اس کو پڑھنے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ہر پہلو اجاگر ہو کر سامنے آ جاتا ہے۔ **اس کی وسیع پیمانے پر اشاعت ہونی چاہئے۔** وکیل اشاعت اور تصنیف مجھے رپورٹ کریں کہ کس کس زبان میں اس کا ترجمہ ہو چکا ہے۔ اگر سٹاک میں نہیں ہے تو فوری اس کی اشاعت بھی کروائیں۔ میرا خیال ہے جرمن زبان میں بھی اس کا ترجمہ ہے اور فرنچ میں بھی شاید ہے۔ بہرحال یہ رپورٹ دے دیں۔ دنیا کے سامنے ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے خوبصورت پہلوؤں کو رکھنا ہے۔ یہ ہمارا کام ہے اور اس کو ہمیں بہرحال ایک کوشش کر کے سرانجام دینا چاہئے۔ آج یہ کام ایک لگن کے ساتھ صرف جماعت احمدیہ ہی کر سکتی ہے۔ اس کے لئے ہر طرح کے پروگرام کو پہلے سے بڑھ کر کوشش کریں۔ سیمینار بھی ہوں، جلسے بھی ہوں اور ان میں غیروں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں بلائیں۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا کہ **میرا گزشتہ خطبہ ہر زبان میں ترجمہ کر کے ایک چھوٹے سے پمفلٹ کی صورت میں بنا کر ایک مہم کی صورت میں اُس طرح تقسیم کر دیں جس طرح پہلے امن کے حوالے سے لیف لیٹنگ ہوئی تھی۔** لیکن اس کام کو زیادہ دیر نہیں لگنی چاہئے۔ ہفتہ دس دن کے اندر اندر یہ کام ہو سکتا ہے اور کرنا چاہئے۔ بڑے ممالک میں اس کی اشاعت کا کام بڑی آسانی سے ہو سکتا ہے۔ یہ لوگ تو اپنی حرکتوں سے باز نہیں آ رہے اور نہ آئیں گے۔ عمومی طور پر مسلمان جو ردّعمل دکھا رہے ہیں، اس کو لے کر لگتا ہے کہ یہ لوگ ہمارے دلوں کو مزید زخمی کرنے کے درپے ہیں۔ اپنی حیا سوز حرکتوں کو ایک ملک سے دوسرے ملک میں پھیلاتے چلے جا رہے ہیں۔ اب دو دن پہلے سپین کے کسی اخبار نے بھی یہ خاکے بنائے تھے اور شائع کئے ہیں اور یہ کہا ہے کہ یہ تو مذاق ہے اور یہ مسلمانوں کے ردّعمل کا جواب بھی ہے۔

پس ہمیں ان لوگوں کا منہ بند کرنے کے لئے اور کم از کم شرفاء اور پڑھے لکھے لوگوں کو بتانے کے لئے بھرپور کوشش کرنے کی ضرورت ہے کہ یہ غلط طریق دنیا کا امن برباد کر رہا ہے، تا کہ جس حد تک ممکن ہو ان کے ظالمانہ رویے کی حقیقت سے ہم دنیا کو آگاہ کر سکیں۔

یہاں یوکے میں اور کامن ویلتھ ملکوں میں کوئین کی ڈائمنڈ جوبلی گزشتہ دنوں منائی گئی تھی۔ اس حوالے سے تقریباً سارا سال ہی شور پڑا رہا ہے اور پڑ رہا ہے یا اس کا ذکر چل رہا ہے۔ اب بھی اس طرف توجہ ہے۔ ملکہ وکٹوریہ کی جب ڈائمنڈ جوبلی ہوئی تھی تو اُس وقت حضرت مسیح موعود نے ''تحفہ قیصریہ'' کے نام سے کتاب لکھ کر ملکہ کو بھجوائی تھی جس میں جہاں ملکہ کی انصاف پسند حکومت کی تعریف کی تھی وہاں اسلام کا پیغام بھی پہنچایا تھا اور دنیا میں امن کے قیام اور مختلف مذاہب کے آپس کے تعلقات اور مذہبی بزرگوں اور انبیاء کی عزت و احترام کی طرف بھی توجہ دلائی تھی۔ اور یہ بھی تفصیل سے بتایا تھا کہ امن کے طریق کیا ہونے چاہئیں۔ اب جب ملکہ الزبتھ کی ڈائمنڈ جوبلی ہوئی ہے تو تحفہ قیصریہ کا ترجمہ پرنٹ کر کے خوبصورت جلد کے ساتھ ملکہ کو بھجوایا گیا تھا۔ **ملکہ کا جو متعلقہ شعبہ ہے جس کو یہ کتاب تحفہ کے طور پر جا کے دی گئی تھی، اور ساتھ میرا خط بھی تھا، اُن کی طرف سے مجھے شکریہ کا جواب بھی آیا ہے اور یہ بھی کہ ملکہ کی کتابوں کی جو collection ہے وہاں رکھ دی گئی ہے اور ملکہ اس کو پڑھے گی۔ بہرحال پڑھتی ہے یا نہیں لیکن ہماری جو ذمہ داری تھی ہم نے ادا کرنے کی کوشش کی ہے۔**

اس وقت بھی دنیا کی بدامنی کے وہ حالات ہیں جو اُس زمانے میں بھی تھے بلکہ بعض لحاظ سے بڑھ رہے ہیں اور یہ لوگ اسلام پر حملہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر حملہ، آپ کا استہزاء کرتے چلے جا رہے ہیں اور بہت آگے بڑھ رہے ہیں۔ اس لئے حضرت مسیح موعود کے اس پیغام کی تشہیر کی آج بھی بہت ضرورت ہے۔ اس لئے اس میں امن اور مذہب کے احترام کا جو حصہ ہے اور پھر یہ بھی دیا ہوا ہے کہ **کانفرنسیں بھی منعقد ہونی چاہئیں** اور کس طرح ہونی چاہئیں۔ یہ سارے حصے اکٹھے کر کے ایک پمفلٹ کی شکل میں چھاپ کر یہاں بھی اور دنیا میں بھی تقسیم کرنے کی ضرورت ہے۔ اس پر بھی فوری کام ہونا چاہئے۔ یہ دو تین ورقہ پیغام بنے گا، زیادہ سے زیادہ چار پانچ ورقے بن جائیں گے جس میں حضرت مسیح موعود نے انبیاء کا ذکر فرماتے ہوئے یہ مثال دی ہے کہ اگر کسی حکومت کے نام پر کوئی جھوٹا قانون بنا کر اس کی طرف سے پھیلائے اور اپنے آپ کو حکومت کا کارندہ ثابت کرے یا کرنے کی کوشش کرے تو حکومت کی مشینری حرکت میں آتی ہے اور ایسے شخص یا گروہ کے خلاف کارروائی کرتی ہے تو پھر یہ کس طرح ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی طرف غلط باتوں کے منسوب ہونے کو برداشت کرے اور کھلی چھٹی دے دے۔

(ماخوذ از تحفہ قیصریہ۔ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 257-258)

پس انبیاء بھی جب خدا تعالیٰ کی طرف سے پیغام لانے کا دعویٰ کرتے ہیں اور اُن کی جماعتیں بھی بڑھ رہی ہوتی ہیں تو یہ بات ثابت کرتی ہے کہ یہ جماعت یا یہ لوگ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ پس خدا تعالیٰ کی طرف سے آئے ہوؤں کا احترام کرنا چاہئے تا کہ دنیا کا امن قائم رہے۔ اس بارے میں ایک حصہ جس میں آپ نے فرمایا کہ کس طرح امن ہونا چاہئے اور انبیاء کا کیا مقام ہوتا ہے، وہ مَیں اس وقت پیش کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

''سو یہی قانون خدا تعالیٰ کی قدیم سنت میں داخل ہے'' (یعنی وہی قانون کہ اگر دنیاوی حکومتیں کسی ایسی بات کا اپنی طرف منسوب ہونا برداشت نہیں کرتیں جو نہیں کہی گئی تو اللہ تعالیٰ کس طرح برداشت کرے گا؟) فرمایا ''سو یہی قانون خدا تعالیٰ کی قدیم سنت میں داخل ہے کہ وہ نبوت کے جھوٹے دعویٰ کرنے والے کو مہلت نہیں دیتا بلکہ ایسا شخص جلد پکڑا جاتا اور اپنی سزا کو پہنچ جاتا ہے۔ اس قاعدہ کے لحاظ سے ہمیں چاہئے کہ ہم ان تمام لوگوں کو عزت کی نگاہ سے دیکھیں اور ان کو سچا سمجھیں جنہوں نے کسی زمانہ میں نبوت کا دعویٰ کیا۔ اور پھر وہ دعویٰ ان کا جڑ پکڑ گیا اور ان کا مذہب دنیا میں پھیل گیا اور استحکام پکڑ گیا اور ایک عمر پا گیا۔ اور اگر ہم اُن کے مذہب کی کتابوں میں غلطیاں پائیں یا اس مذہب کے پابندوں کو بدچلنیوں میں گرفتار مشاہدہ کریں تو ہمیں نہیں چاہئے کہ وہ سب داغ ملامت ان مذاہب کے بانیوں پر لگا دیں۔ کیونکہ کتابوں کا محرف ہو جانا ممکن ہے۔ اجتہادی غلطیوں کا تفسیروں میں داخل ہو جانا ممکن ہے۔ لیکن یہ ہرگز ممکن نہیں کہ کوئی شخص کھلا کھلا خدا پر افترا کرے اور کہے کہ مَیں اس کا نبی ہوں اور اپنا کلام پیش کرے، اور کہے کہ ''یہ خدا کا کلام ہے۔'' حالانکہ وہ نہ نبی ہو اور نہ اس کا کلام خدا کا کلام ہو۔ اور پھر خدا اس کو سچوں کی طرح مہلت دے''۔ (یہ سب کچھ ہو اور پھر خدا اُس کو سچوں کی طرح مہلت دے)'' اور سچوں کی طرح اس کی قبولیت

پھیلائے۔لہٰذا یہ اصول نہایت صحیح اور نہایت مبارک اور باوجود اس کے صلح کاری کی بنیاد ڈالنے والا ہے کہ ہم ایسے تمام نبیوں کو سچے نبی قرار دیں جن کا مذہب جڑ پکڑ گیا اور عمر پا گیا اور کروڑ ہا لوگ اس مذہب میں آ گئے۔ یہ اصول نہایت نیک اصول ہے۔اور اگر اس اصل کی تمام دنیا پابند ہو جائے تو ہزاروں فساد اور توہین مذہب جو مخالف امن عامہ خلائق ہیں اٹھ جائیں۔ یہ تو ظاہر ہے کہ جو لوگ کسی مذہب کے پابندوں کو ایک ایسے شخص کا پیرو خیال کرتے ہیں جو ان کی دانست میں دراصل وہ کاذب اور مفتری ہے تو وہ اس خیال سے بہت سے فتنوں کی بنیاد ڈالتے ہیں اور وہ ضرور توہین کے جرائم کے مرتکب ہوتے ہیں اور اس نبی کی شان میں نہایت گستاخی کے الفاظ بولتے ہیں اور اپنے کلمات کو گالیوں کی حدتک پہنچاتے ہیں۔اور صلح کاری اور عامہ خلائق کے امن میں فتور ڈالتے ہیں۔حالانکہ یہ خیال ان کا بالکل غلط ہوتا ہے۔اور وہ اپنے گستاخانہ اقوال میں خدا کی نظر میں ظالم ہوتے ہیں۔ خدا جو رحیم وکریم ہے وہ ہرگز پسند نہیں کرتا جو ایک جھوٹے کو ناحق کا فروغ دے کر اور اس کے مذہب کی جڑ جما کر لوگوں کو دھوکہ میں ڈالے۔اور نہ جائز رکھتا ہے کہ ایک شخص باوجود مفتری اور کذاب ہونے کے دنیا کی نظر میں سچے نبیوں کا ہم پلّہ ہو جائے۔

پس یہ اصول نہایت پیارا اور امن بخش اور صلح کاری کی بنیاد ڈالنے والا اور اخلاقی حالتوں کو مدد دینے والا ہے کہ ہم ان تمام نبیوں کو سچا سمجھ لیں جو دنیا میں آئے۔خواہ وہ ہند میں ظاہر ہوئے، یا فارس میں، یا چین میں، یا کسی اور ملک میں اور خدا نے کروڑ ہا دلوں میں ان کی عزت اور عظمت بٹھا دی اور ان کے مذہب کی جڑ قائم کر دی اور کئی صدیوں تک وہ مذہب چلا آیا۔یہی اصول ہے جو قرآن نے ہمیں سکھلایا۔اسی اصول کے لحاظ سے ہم ہر ایک مذہب کے پیشوا کو جن کی سوانح اس تعریف کے نیچے آ گئی ہیں عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں گو وہ ہندوؤں کے مذہب کے پیشوا ہوں یا فارسیوں کے مذہب کے یا چینیوں کے مذہب کے یا یہودیوں کے مذہب کے یا عیسائیوں کے مذہب کے۔مگر افسوس کہ ہمارے مخالف ہم سے یہ برتاؤ نہیں کر سکتے اور خدا کا یہ پاک اور غیر متبدل قانون ان کو یاد نہیں کہ وہ جھوٹے نبی کو وہ برکت اور عزت نہیں دیتا جو سچے کو دیتا ہے اور جھوٹے نبی کا مذہب جڑ نہیں پکڑتا اور نہ عمر پاتا ہے جیسا کہ سچے کا جڑ پکڑتا اور عمر پاتا ہے۔پس ایسے عقیدہ والے لوگ جو قوموں کے نبیوں کو کاذب قرار دے کر بُرا کہتے رہتے ہیں ہمیشہ صلح کاری اور امن کے دشمن ہوتے ہیں۔ کیونکہ قوموں کے بزرگوں کو گالیاں نکالنا اس سے بڑھ کر فتنہ انگیز اور کوئی بات نہیں۔ بسا اوقات انسان مرنا بھی پسند کرتا ہے مگر نہیں چاہتا کہ اس کے پیشوا کو بُرا کہا جائے۔اگر ہمیں کسی مذہب کی تعلیم پر اعتراض ہو تو ہمیں نہیں چاہئے کہ اس مذہب کے نبی کی عزت پر حملہ کریں۔اور نہ یہ کہ اس کو بُرے الفاظ سے یاد کریں۔ بلکہ چاہئے کہ صرف اس قوم کے موجودہ دستورالعمل پر اعتراض کریں‘‘ (یعنی اگر وہ غلطیاں اُس قوم میں ہیں تو اُس قوم کی اُن غلطیوں پر اعتراض کریں، نہ کہ نبیوں پر) فرمایا’’اور یقین رکھیں کہ وہ نبی جو خدا تعالیٰ کی طرف سے کروڑ ہا انسانوں میں عزت پا گیا اور صدہا برسوں سے اس کی قبولیت چلی آتی ہے یہی پختہ دلیل اس کے منجانب اللہ ہونے کی ہے۔اگر وہ خدا کا مقبول نہ ہوتا تو اس قدر عزت نہ پاتا۔مفتری کو عزت دینا اور کروڑ ہا بندوں میں اس کے مذہب کو پھیلانا اور زمانہ دراز تک اس کے مفتریانہ مذہب کو محفوظ رکھنا خدا کی عادت نہیں ہے۔سو جو مذہب دنیا میں پھیل جائے اور جم جائے اور عزت اور عمر پا جائے وہ اپنی اصلیت کے رُو سے ہرگز جھوٹا نہیں ہو سکتا۔پس اگر وہ تعلیم قابل اعتراض ہے تو اس کا سبب یا تو یہ ہوگا کہ‘‘ (آپ نے اس کی تین وجوہات بتائی ہیں کہ اگر وہ مذہب موجودہ زمانے میں قابلِ اعتراض ہوتا ہے تو اس کی تین وجوہات ہیں۔فرمایا اُس کا سبب یہ ہوگا کہ نمبر ایک) ’’اس نبی کی ہدایتوں میں تحریف کی گئی ہے‘‘۔(یعنی نبی نے جو ہدایات دی تھیں، اُن کو بدلا گیا۔نمبر دو یہ) ’’اور یا یہ سبب ہوگا کہ ان ہدایتوں کی تفسیر کرنے میں غلطی ہوئی ہے‘‘۔(اُن کی تفسیر غلط رنگ میں کی گئی۔اور تیسری بات یہ) ’’اور یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ خود ہم اعتراض کرنے میں حق پر نہ ہوں‘‘۔(ایک بات کی سمجھ ہی نہیں آئی اور اعتراض کر دیا۔جس طرح آج کل اُٹھتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر اعتراض کر دیتے ہیں حالانکہ نہ تاریخ پڑھی، نہ واقعات پڑھے، نہ قرآن کی سمجھ آئی۔فرمایا کہ) ’’چنانچہ دیکھا جاتا ہے کہ بعض پادری صاحبان اپنی کم فہمی کی وجہ سے قرآن شریف کی ان باتوں پر اعتراض کر دیتے ہیں جن کو توریت میں صحیح اور خدا کی تعلیم مان چکے ہیں۔سو ایسا اعتراض خود اپنی غلطی یا شتاب کاری ہوتی ہے۔‘‘

پھر فرمایا: ’’خلاصہ یہ کہ دنیا کی بھلائی اور امن اور صلح کاری اور تقویٰ اور خداترسی اسی اصول میں ہے کہ ہم ان نبیوں کو ہرگز کاذب قرار نہ دیں جن کی سچائی کی نسبت کروڑ ہا انسانوں کی صدہا برسوں سے رائے قائم ہو چکی ہو اور خدا کی تائیدیں قدیم سے ان کے شامل حال ہوں۔اور مَیں یقین رکھتا ہوں کہ ایک حق کا طالب خواہ وہ ایشیائی ہو یا یورپین، ہمارے اس اصول کو پسند کرے گا اور آہ کھینچ کر کہے گا کہ افسوس ہمارا اصول ایسا کیوں نہ ہوا‘‘۔

ملکہ کو لکھتے ہیں کہ ’’مَیں اس اصول کو اس غرض سے حضرت ملکہ معظّمہ قیصرۂ ہند و انگلستان‘‘ (اُس وقت تو ہندوستان پر بھی ملکہ کی حکومت تھی) ’’کی خدمت میں پیش کرتا ہوں کہ امن کو دنیا میں پھیلانے والا صرف یہی ایک اصول ہے جو ہمارا اصول ہے۔ (دین حق) فخر کر سکتا ہے کہ اس پیارے اور دلکش اصول کو خصوصیت سے اپنے ساتھ رکھتا ہے۔کیا ہمیں روا ہے کہ ہم ایسے بزرگوں کی کسرِ شان کریں جو خدا کے فضل نے ایک دنیا کو ان کے تابعدار کر دیا اور صدہا برسوں سے بادشاہوں کی گردنیں ان کے آگے جھکتی چلی آئیں؟ کیا ہمیں روا ہے کہ ہم خدا کی نسبت یہ بدظنی کریں کہ وہ جھوٹوں کو سچوں کی شان دے کر اور سچوں کی طرح کروڑ ہا لوگوں کا ان کو پیشوا بنا کر اور ان کے مذہب کو ایک لمبی عمر دے کر اور ان کے مذہب کی تائید میں آسمانی نشان ظاہر کر کے دنیا کو دھوکا دینا چاہتا ہے؟ اگر خدا ہی ہمیں دھوکا دے تو پھر ہم راست اور ناراست میں کیونکر فرق کر سکتے ہیں؟‘‘

فرمایا: ’’یہ بڑا ضروری مسئلہ ہے کہ جھوٹے نبی کی شان وشوکت اور قبولیت اور عظمت ایسی پھیلنی نہیں چاہئے جیسا کہ سچے کی اور جھوٹوں کے منصوبوں میں وہ رونق پیدا نہیں ہونی چاہئے جیسا کہ سچّے کے کاروبار میں پیدا ہونی چاہئے۔ اسی لئے سچے کی اوّل علامت یہی ہے کہ خدا کی دائمی تائیدوں کا سلسلہ اس کے شامل حال ہو اور خدا اس کے مذہب کے پودہ کو کروڑ ہا دلوں میں لگا دیوے اور عمر بخشے۔ پس جس نبی کے مذہب میں ہم یہ علامتیں پاویں ہمیں چاہئے کہ ہم اپنی موت اور انصاف کے دن کو یاد کر کے ایسے بزرگ پیشوا کی اہانت نہ کریں۔ بلکہ سچی تعظیم اور سچی محبت کریں۔غرض یہ وہ پہلا اصول ہے جو خدا نے ہمیں سکھلایا ہے جس کے ذریعہ سے ہم ایک بڑے اخلاقی حصہ کے وارث ہو گئے ہیں۔‘‘

(تحفۂ قیصریہ۔روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 258 تا 262)

آپ نے یہ بھی فرمایا کہ **ایسی کانفرنسیں ہونی چاہئیں جہاں مختلف مذاہب کے لوگ اپنے مذہب کے بارے میں خوبیاں بھی بیان کریں۔**

(ماخوذ از خطبہ الہامیہ۔روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 30، ماخوذ از تحفۂ قیصریہ۔روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 279)

اور اس وقت اگر دیکھا جائے، تو عملی رنگ میں اسلام دنیا کا پہلا مذہب ہے اور تعداد کے لحاظ سے یہ بہرحال دنیا کا دوسرا بڑا مذہب ہے۔اس لئے دنیا کے دوسرے مذاہب کو بہرحال مسلمانوں کی عزت کرنی چاہئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت واحترام کا جو حق ہے وہ ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔نہیں تو دنیا میں فساد اور بے امنی پیدا ہوگی۔

پس جب ہم دنیا کے مذاہب کا احترام وعزت کرتے ہیں، اُن کے بزرگوں اور انبیاء کو خدا تعالیٰ کا فرستادہ سمجھتے ہیں تو صرف اس خوبصورت تعلیم کی وجہ سے جو قرآنِ کریم نے ہمیں دی ہے اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سکھائی۔مخالفینِ اسلام باوجود اس کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق نازیبا الفاظ بھی استعمال کرتے ہیں، بیہودہ قسم کی تصویریں بھی بناتے ہیں، مگر ہم کسی مذہب کے نبی اور بزرگ کو جواب میں غلط الفاظ سے نہیں پکارتے یا اُن کا استہزاء نہیں کرتے۔اس کے باوجود مسلمانوں کو نشانہ بنایا جاتا ہے کہ یہ امن برباد کرنے والے ہیں۔ پہلے خود

یہ لوگ امن برباد کرنے والی حرکتیں کرتے ہیں، جذبات کو بھڑکانے کی کوشش کرتے ہیں اور جب جذبات بھڑک جائیں تو کہتے ہیں کہ دیکھو مسلمان ہیں ہی تشدد پسند، اس لئے ان کے خلاف ہر طرح کی کارروائی کرو۔

جیسا کہ مَیں نے گزشتہ خطبہ میں بتایا تھا کہ مخالفینِ اسلام کو یہ سب کچھ کرنے کی جرأت اس لئے ہے کہ مسلمان ایک ہو کر نہیں رہتے لیکن ہم احمدی (-) جن کو خدا تعالیٰ نے مسیح موعود اور مہدی موعود کے ہاتھ پر جمع کر دیا ہے، ہمارا بہرحال کام ہے کہ دنیا کو ہدایت کے راستے دکھائیں، امن اور سلامتی کے طریق بتائیں۔ حضرت مسیح موعود کے اس پیغام کو جو میں نے پڑھا ہے، اس کی خوب تشہیر کریں تا کہ دنیا کو حقیقی (دینی) تعلیم کا پتہ چل سکے۔ دنیا داروں کو یہ پتہ ہی نہیں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام ہمارے دل میں اور حقیقی (مومن) کے دل میں کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور آپؐ کا اسوہ حسنہ کس قدر خوبصورت ہے اور اس میں کیا حسن ہے؟ ایک حقیقی (مومن) کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کس قدر عشق اور محبت ہے، اس کا یہ لوگ اندازہ ہی نہیں کر سکتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت وعشق کا اظہار آج سے چودہ سو سال پہلے صرف حسان بن ثابت نے ہی اپنے اس شعر میں نہیں کیا تھا کہ ؎

كُنْتَ السَّوَادَ لِنَاظِرِىْ فَعَمِىَ عَلَيْكَ النَّاظِرُ
مَنْ شَآءَ بَعْدَكَ فَلْيَمُتْ فَعَلَيْكَ كُنْتُ اُحَاذِرُ

(تحفۂ غزنویہ۔ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 583)

یعنی اے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! تُو تو میری آنکھ کی پُتلی تھا آج تیرے مرنے سے میری آنکھ اندھی ہوگئی۔ اب تیرے مرنے کے بعد کوئی مرے مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ میں تو تیری موت سے ہی ڈرتا تھا۔ یہ شعر آپ کی وفات پر حسانؓ بن ثابت نے کہا تھا لیکن ہم میں اس زمانے میں بھی حضرت مسیح موعود نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت، ایک گہری عشق و محبت پیدا کی ہے۔ ہمارے دل میں اس عشق و محبت کی جوت جگائی ہے۔ آپ ایک جگہ اس عشق و محبت کا نقشہ کھینچتے ہوئے فرماتے ہیں۔ آپ کا جو بڑا المباعربی قصیدہ ہے، اُس کے کچھ شعر ہیں کہ:

قَوْمٌ رَأَوْكَ وَ اُمَّةٌ قَدْ اُخْبِرَتْ
مِنْ ذَالِكَ الْبَدْرِ الَّذِىْ اَصْبَانِىْ

کہ ایک قوم نے تجھے دیکھا ہے اور ایک امت نے خبر سنی ہے، اُس بدر کی جس نے مجھے اپنا عاشق بنایا۔

يَبْكُوْنَ مِنْ ذِكْرِ الْجَمَالِ صَبَابَةً
وَ تَأَلُّمًا مِّنْ لَوْعَةِ الْهِجْرَانِ

وہ تیرے حسن کی یاد میں بوجہ عشق کے روتے ہیں اور جدائی کی جلن کے دُکھ اُٹھانے سے بھی روتے ہیں۔

وَأَرَى الْقُلُوْبَ لَدَى الْحَنَاجِرِ كُرْبَةً
وَأَرَى الْغُرُوْبَ تُسِيْلُهَا الْعَيْنَانِ

اور میں دیکھتا ہوں کہ دل بیقراری سے گلے تک آ گئے ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں۔

یہ قصیدہ بہت ساروں کو بلکہ اب تو ہمارے بچوں کو بھی یاد ہے۔ اور اس لمبے قصیدہ کا آخری شعر یہ ہے کہ:

جِسْمِىْ يَطِيْرُ اِلَيْكَ مِنْ شَوْقٍ عَلَا
يَا لَيْتَ كَانَتْ قُوَّةُ الطَّيَرَانِ

کہ میرا جسم تو شوقِ غالب سے تیری طرف اُڑنا چاہتا ہے۔ اے کاش میرے اندر اُڑنے کی طاقت ہوتی۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 590 اور 594)

پس ہمیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت کے یہ سبق سکھائے گئے ہیں اور یہ دنیا دار کہتے ہیں کہ کیا فرق پڑتا ہے؟ ہلکا پھلکا مذاق ہے۔ جب اخلاق اس حد تک گر جاتے ہیں کہ اخلاق کے معیار بجائے اونچے جانے کے پستیوں کو چھونے لگیں تو تبھی دنیا کے امن بھی برباد ہوتے ہیں۔ لیکن جیسا کہ میں نے کہا ہے، ہمارا کام ہے کہ زیادہ سے زیادہ کوشش کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کو دنیا کے سامنے پیش کریں۔ اس کے لئے **مختصر اور بڑی جامع کتاب Life of Muhammad یا دیباچہ تفسیر القرآن کا سیرت والا حصہ ہے، اس کو ہر احمدی کو پڑھنا چاہئے۔ اس میں سیرت کے قریباً تمام پہلو بیان ہو گئے ہیں** یا یہ کہہ سکتے ہیں کہ ضروری پہلو بیان ہو گئے ہیں۔ اور پھر اپنے ذوق اور شوق اور علمی قابلیت کے لحاظ سے دوسری سیرت کی کتابیں بھی پڑھیں اور دنیا کو مختلف طریقوں سے، رابطوں سے، مضامین سے، پمفلٹ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و احسان سے آگاہ کریں۔ اللہ تعالیٰ اس اہم کام اور فریضے کو سرانجام دینے کی ہر احمدی کو توفیق عطا فرمائے اور دنیا کو عقل عطا فرمائے کہ اس کا ایک عقلمند طبقہ خود اس قسم کے بیہودہ اور ظالمانہ مذاق کرنے والوں یا دشمنیوں کا اظہار کرنے والوں کا ردّ کرے تا کہ دنیا بدامنی سے بھی بچ سکے اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بھی بچ سکے۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔

اس وقت جمعہ کی نماز کے بعد مَیں ایک جنازہ پڑھاؤں گا، جنازہ حاضر ہے۔ یہ جنازہ مکرم مولانا نصر اللہ خان ناصر صاحب کا ہے جو مربی سلسلہ تھے۔ ان کو دل کی پرانی تکلیف تھی۔ 23ر ستمبر کو ہارٹ اٹیک کی وجہ سے ان کی وفات ہوئی ہے۔ 72 سال ان کی عمر تھی۔ آج کل یہیں یوکے میں رہتے تھے۔ چوہدری مہر اللہ دتہ صاحب گجرات کے بیٹے تھے۔ ان کے والد صاحب نے 1918ء میں اپنے گاؤں سے پیدل سیالکوٹ جا کر حضرت مصلح موعود کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ مرحوم نصر اللہ خان ناصر صاحب نے 1960ء میں زندگی وقف کی۔ جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ لیا۔ دورانِ تعلیم آپ نے اپنا پہلا مضمون اس عنوان سے لکھا کہ "خلیفہ ہرگز معزول نہیں ہوسکتا" جو الفضل ربوہ میں شائع بھی ہوا۔ آپ کا علمی ذوق کافی تھا جس کی وجہ سے آپ کو جامعہ کے رسالہ مجلۃ الجامعۃ کا ایڈیٹر مقرر کیا گیا۔ آپ کو مضامین لکھنے کا بھی خاص ملکہ حاصل تھا۔ جماعتی رسائل میں، اخباروں میں مضامین لکھا کرتے تھے۔ جامعہ سے فارغ ہونے کے بعد 1983ء تک پاکستان کی مختلف جماعتوں میں بطور مربی سلسلہ خدمات انجام دیتے رہے۔ مرکز میں اصلاح و ارشاد مقامی کے دفتر میں بھی خدمت کی توفیق پائی۔ 1994ء سے 2004ء تک ماہنامہ انصار اللہ کے ایڈیٹر رہے۔ اس وجہ سے ان پر بہت سارے مقدمات بھی قائم ہوئے۔ ان مقدمات کی وجہ سے آپ کو پیروی کے لئے ربوہ سے کراچی، سندھ اور ملک کے دوسرے شہروں میں جانا پڑتا تھا۔ بعض دفعہ بڑی جلدی جلدی تاریخیں ملتی تھیں لیکن یہ بڑی ہمت سے باوجود بیماری کے اور عمر کے جایا کرتے تھے۔ بڑی بہادری سے انہوں نے ان مقدمات کا سامنا کیا ہے۔ بعض دفعہ عدالتوں میں حالات خراب ہو جاتے تھے، بڑی مایوسی کی کیفیت ہوتی تھی، بعض دفعہ دشمن بڑا سرگرم ہوتا تھا لیکن بہرحال اللہ تعالیٰ نے ان کو ہمت دی اور جو مقدمات بنے ان میں ہمیشہ پیش ہوتے رہے۔ ان کو دارالقضاء میں بطور نمائندہ برائے عائلی معاملات کے بھی خدمت انجام دینے کی توفیق ملی۔ آپ نے ایک کتاب "رفقاء صدق وصفا" بھی لکھی اور اس میں تین سو تیرہ (رفقاء) حضرت مسیح موعود کا ذکر کیا۔ ان کی تاریخ تھی یا اُن کے بارے میں تھی۔ اس کے علاوہ بھی بہت ساری کتب آپ کی تصنیف ہیں۔ انتہائی دعا گو تھے۔ نیک، سادہ، متوکل مزاج اور جیسا کہ مَیں نے کہا ہمت بلند تھی۔ دھیمی طبیعت کے مالک تھے اور بڑے باوفا انسان تھے۔ مرحوم موصی بھی تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ان کے بچوں کو بھی ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا، ان کا نماز جنازہ یہاں حاضر ہے۔ ابھی نماز جمعہ کے بعد مَیں باہر جا کر ادا کروں گا، احباب یہیں (بیت) کے اندر ہی صفیں درست کر لیں۔

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم ماسٹر نذیر احمد صاحب محلّہ دارالنصرت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے پوتے سعید احمد واقف نو ابن مکرم نوید احمد سندھو صاحب نے پونے سات سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا دور مکمل کرلیا ہے۔ اس کو قرآن پڑھانے کی سعادت خاکسار کو حاصل ہوئی۔ بچے سے قرآن اس کے چچا مکرم نسیم احمد نذیر صاحب مربی سلسلہ نے سنا۔ بچے کا تعلق اپنے والد کے ننھیال کی طرف سے حضرت میاں نظام الدین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود سے ہے۔ احباب سے بچے کے نیک، صالح، خادم دین اور والدین کا فرمانبردار ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

مکرم میاں محمد سلیمان صاحب کارکن خلافت لائبریری ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

محض خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے مکرم میاں مظفر عمران صاحب کو خدا نے مورخہ 11 نومبر 2012ء کو ایک بیٹے کے بعد بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام عائلہ رکھا گیا ہے۔ جو مکرم میاں محمد اسحٰق صاحب کی پوتی، مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب جمونی کی نسل سے، مکرم چوہدری وسیم احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ یوکے کی نواسی اور مکرم چوہدری محفوظ الرحمٰن صاحب کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے مولودہ کی صحت وسلامتی، خادمہ دین، نیک اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

مکرم نیر عمران صاحب کارکن نظارت امور عامہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے ہم زلف مکرم یاسر ہمایوں صاحب ساکن چک 66 ڈی، ڈی یزمان منڈی ضلع بہاولپور کے تین سالہ بیٹے دیان احمد کو تین ماہ کی عمر میں سر پر چوٹ آئی تھی جس کی وجہ سے اس کے سر کی ہڈی کا ایک ٹکڑا ٹوٹ گیا تھا اس کا کامیاب آپریشن ہوا تھا مگر آپریشن کے بعد بچہ بیہوشی کی حالت میں ہے تاہم کسی بھی وقت ہوش آ سکتا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے تمام پیچیدگیوں سے بچائے اور بچے کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم صفی الرحمٰن خورشید صاحب مینیجر نصرت آرٹ پریس ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ مکرم لطیف الرحمٰن سنوری صاحب رومی ٹریولز کراچی کی طبیعت اچانک زیادہ خراب ہوگئی ہے۔ احباب جماعت سے ان کی کامل وعاجل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم احتشام احمد بٹ صاحب جرمنی ابن مکرم ریاض احمد بٹ صاحب اطلاع دیتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ پروین اختر صاحبہ گردوں میں رسولی کے عارضہ میں مبتلا ہونے کی وجہ سے مورخہ 17/اکتوبر 2012ء کو بعمر 56 سال بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اسی روز محلّہ دارالنصر غربی منعم میں مکرم حافظ محمد اقبال وڑائچ صاحب مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم ضیاء الرحمٰن صاحب صدر محلّہ دارالنصر غربی منعم نے دعا کروائی۔ آپ نے اپنی یادگار خاکسار کے علاوہ پانچ بیٹیاں مکرمہ شازیہ نسرین صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا لقمان احمد صاحب جرمنی، مکرمہ غزالہ بٹ صاحبہ اہلیہ مکرم توقیر احمد صاحب جرمنی، مکرمہ بشریٰ بٹ صاحبہ اہلیہ مکرم رانا سلیم احمد صاحب ربوہ مکرمہ راضیہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم رانا ندیم احمد صاحب لندن اور مکرمہ عالیہ بٹ صاحبہ چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ٹھیکہ سائیکل سٹینڈ

نصرت جہاں اکیڈمی انگلش میڈیم بوائز و نصرت جہاں انٹر کالج کے سائیکل سٹینڈ کو ایک سال کیلئے ٹھیکہ پر دینا مقصود ہے۔ ایسے احباب کرام جو تعلیمی اداروں میں سائیکل سٹینڈ کا تجربہ رکھتے ہوں ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی درخواستیں مورخہ 29 نومبر 2012ء تک صدر صاحب محلّہ کی تصدیق کے ساتھ ادارہ ہٰذا کو بھجوائیں۔ شرائط ٹھیکہ دفتر میں ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔ (پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

شوگر آگاہی سیمینار

مورخہ 15 نومبر 2012ء کو ''ورلڈ ذیابیطس ڈے'' کے حوالہ سے شعبہ میڈیسن فضل عمر ہسپتال کے زیر اہتمام سیمینار ہال میں ایک سیمینار کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں شوگر کے مریضوں کو ان کی مرض کی پیچیدگیوں علاج اور احتیاطوں کے بارہ میں سلائیڈز کی مدد سے تفصیل سے آگاہ کیا گیا۔ اس سیمینار میں محترم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب سینئر میڈیکل سپیشلسٹ اور مکرم کرنل محمد منیر احمد صاحب ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ نے بھی خطاب کیا۔ یاد رہے کہ شوگر کے مریضوں کیلئے اس طرح کے آگاہی سیمینار ہر 15 دن کے بعد فضل عمر ہسپتال کے سیمینار ہال میں ذیابیطس کلینک شعبہ میڈیسن فضل عمر ہسپتال کے تحت کئے جاتے ہیں۔ جن میں شوگر کے مریضوں کو مکمل آگاہی دی جاتی ہے اور ان کو سوالات کا موقع دیا جاتا ہے۔ اب تک دو درجن سے زائد ایسے پروگرام منعقد ہو چکے ہیں۔ آئندہ سیمینار مورخہ 28 نومبر 2012ء کو صبح 9:30 بجے سیمینار ہال فضل عمر ہسپتال میں ہوگا۔ خواہشمند احباب وخواتین شعبہ میڈیسن سے رابطہ کرسکتے ہیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

الفضل اور کراچی کے احباب

مکرم عبدالرشید سماٹری صاحب کراچی نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل (آنریری) سے احباب جماعت نماز جمعہ کے بعد احمدیہ ہال میں رابطہ کرسکتے ہیں۔ الفضل جاری کروانے کے لئے فون نمبر 36320478 پر ان سے رابطہ قائم کیا جا سکتا ہے۔

☆ سالانہ چندہ -/2100 روپے

☆ ششماہی =/1050 روپے

☆ سہ ماہی =/525 روپے

☆ خطبہ نمبر =/450 روپے ہے۔

احباب جماعت الفضل کی توسیع اشاعت میں ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

6 دسمبر 2012ء

12:00 am	جلسہ سالانہ کینیڈا 2012ء
1:00 am	ریئل ٹاک
2:00 am	فقہی مسائل
2:20 am	کڈز ٹائم
2:55 am	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
3:35 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 23 فروری 2007ء
4:25 am	انتخاب سخن
5:20 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:35 am	تلاوت قرآن کریم
5:45 am	الترتیل
6:15 am	جلسہ سالانہ کینیڈا 2012ء
7:20 am	فقہی مسائل
7:45 am	مشاعرہ
8:50 am	فیتھ میٹرز
9:50 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:45 am	یسرنا القرآن
12:05 pm	بیت الوحید فیلتھم کا سنگ بنیاد
1:05 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
2:10 pm	ترجمۃ القرآن
3:20 pm	انڈونیشین سروس
4:25 pm	پشتو سروس
5:10 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:50 pm	یسرنا القرآن
6:10 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
7:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 27 فروری 2012ء
8:25 pm	آئینہ
9:05 pm	Maseer-e-Shahindgan
9:40 pm	روحانی خزائن
10:10 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
11:20 pm	یسرنا القرآن

ڈیڑھ صد سے زائد مفید اور مؤثر دوائیں
مرض اٹھراء، اولاد نرینہ، امراض معدہ وجگر، نوجوانوں اور شادی شدہ جوڑوں کے امراض۔
بفضلہٖ تعالیٰ لاکھوں مریض شفاء پا چکے ہیں۔
تحقیق وتجربہ اور کامیابی کے 54 سال
اطباء وسٹاکسٹ فہرست ادویہ طلب کریں
خورشید 1958
حکیم شیخ بشیر احمد
ایم۔اے، فاضل طب والجراحت
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382
ای میل: khurshiddawakhana@gmail.com
مطب خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ۔

خبریں

ماتمی جلوس کے قریب دھماکہ 5افراد جاں بحق، 83زخمی

خیبر پختونخوا کے علاقے ڈیرہ اسماعیل خان میں 10 محرم کو عاشورہ کے ماتمی جلوس کے قریب بم دھماکے میں 5افراد جاں بحق اور 83زخمی ہو گئے۔ دھماکہ چوگلہ کے مقام پر کیا گیا۔ بم دکان میں نصب تھا۔ ریموٹ کنٹرول سے آپریٹ کیا گیا۔ 9محرم کو بھی ایسے ہی ایک دھماکے میں 8افراد جاں بحق ہو گئے تھے۔ پشاور اور خیبر ایجنسی میں فائرنگ سے بچے سمیت 8افراد جاں بحق۔ کراچی میں پولیس نے چھاپہ مار کر بارود سے بھری گاڑی پکڑ لی۔

ورزش کا تعلیمی کارکردگی سے بھی بہت گہرا تعلق ہے

طبی ماہرین کا کہنا ہے کہ ورزش کا تعلیمی کارکردگی سے بھی گہرا تعلق ہے۔ نیندر لینڈ کے دارالحکومت ایمسٹرڈیم کے طبی ماہرین کا کہنا ہے کہ انہوں نے بارسو بچوں پر کی گئی چودہ مختلف تحقیقاتی رپورٹس کا بھی معائنہ کیا ہے جو ظاہر کرتا ہے کہ ورزش تعلیمی کارکردگی کو بہتر بناتی ہے اور اس کا تعلیمی کارکردگی سے مثبت تعلق موجود ہے۔ ورزش جسم میں خون کی گردش تیز کرنے اور آکسیجن کے دماغ تک پہنچانے میں مدد فراہم کرتی ہے۔

(روزنامہ جنگ 29 ستمبر 2012ء)

نماز جنازہ

مکرم زرتشت منیر احمد خان صاحب ناروے تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ اقبال صدیقہ صاحبہ زوجہ مکرم بشیر احمد خاں صاحب وصیت نمبر 7600 مورخہ 21 نومبر 2012ء کو 93 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ میت بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے لئے مورخہ 29 نومبر 2012ء کو ربوہ پہنچے گی۔ مرحومہ نیک، بزرگ، تہجد گزار اور صاحب رؤیا و کشوف خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ عشق تھا۔ احباب جماعت سے ان کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے درخواست دعا ہے۔

الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار ہونی چاہئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا ارشاد

مارچ 1984ء میں مینیجر الفضل کی طرف سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں ایک چٹھی لکھی گئی جس میں یہ ذکر تھا کہ ماہ فروری 1984ء میں الفضل کی اشاعت سات ہزار تھی (خطبہ نمبر کی اشاعت آٹھ ہزار تھی) اس پر حضور انور نے اپنے دست مبارک سے رقم فرمایا۔ **"ابھی تک اشاعت تھوڑی ہے۔ دس ہزار تو میں نے کم سے کم کہی تھی۔ پندرہ بیس ہزار ہونی چاہئے۔"**

حضور انور کا یہ ارشاد احباب جماعت تک پہنچاتے ہوئے ہم احباب کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف بھی متوجہ کرتے ہیں کہ ابھی تک ہم حضور کے اس ارشاد کو بھی پورا نہیں کر سکے کہ اشاعت کم از کم دس ہزار ہو جبکہ حضور کا اصل منشاء مبارک یہ تھا کہ الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار ہونی چاہئے۔ خاکسار اس نوٹ کے ذریعہ تمام امراء صاحبان، صدر صاحبان، سیکرٹریان اور ذیلی تنظیموں انصاراللہ، خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے عہدیداران کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ براہ کرم اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں۔ حضور انور کا ارشاد پورا کرنے میں ہی برکت ہے یہی تمام سعادتوں کا منبع اور سرچشمہ ہے۔ تمام احباب کے گھر میں روحانیت کی اس نہر کا پہنچنا ضروری ہے۔ اگر ہر احمدی گھر میں اخبار پہنچ جائے تو اشاعت بیس ہزار سے بھی اوپر جا سکتی ہے۔ تمام عہدیداران سے گزارش ہے کہ وہ اپنے فرائض کا ایک حصہ الفضل کی اشاعت میں اضافہ قرار دیں اور اس وقت تک چین نہ لیں جب تک حضور کا یہ ارشاد پورا کرنے کی سعادت نہ حاصل کریں۔

جملہ احباب جماعت کی خدمت میں اس مرحلے پر خاکسار عاجزانہ طور پر دعا کی درخواست کرتا ہے کہ مولا کریم اپنا فضل فرمائے اور ہمیں حضور کے بابرکت ارشاد پر پورے طور پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ ہماری کمزوریوں اور خطاؤں کو معاف کرے اور تمام ذمہ داریاں احسن طور پر ادا کرنے کی توفیق دے۔ آمین (خاکسار۔ مینیجر روزنامہ الفضل)

خریداران الفضل وی پی وصول فرمائیں

دفتر روزنامہ الفضل کی طرف سے خریداری الفضل کا چندہ ختم ہونے پر بیرون ربوہ احباب کو وی پی پیکٹ بھجوایا جاتا ہے۔ اب جن خریداران الفضل کا چندہ ختم ہو چکا ہے ان کی خدمت میں بوجوہ خاکسار طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ دارالنصر غربی ربوہ کی طرف سے وی پی بھجوایا جا رہا ہے۔ مہربانی کر کے ادارہ کی طرف سے ارسال کردہ یہ پیکٹ وصول فرمائیں تاکہ رقم آپ کے کھاتہ میں درج کر کے اخبار الفضل جاری رکھا جا سکے۔ ادارہ کو منی آرڈر ارسال کرتے وقت بھی خیال رہے کہ منی آرڈر خاکسار کے نام ہو۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ربوہ میں طلوع وغروب 27۔نومبر	
طلوع فجر	5:18
طلوع آفتاب	6:44
زوال آفتاب	11:56
غروب آفتاب	5:07

جینٹس، شلوار قمیص، جینٹس ویسکوٹ
اعلیٰ کوالٹی بے شمار
رینبو فیشن ریلوے روڈ ربوہ
0476214377

دلہن جیولرز
04236684032
03009491442
قدیر احمد، حفیظ احمد (طالب دعا)
Gold Place Plaza, Shop # 1, Defense Chowk,
Main Boulevard Defense Society Lahore Cantt

البشیرز معروف قابل اعتماد نام
پیچ جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات
اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں بااعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
0300-4146148
فون شوروم پتوکی 049-4423173 -047-6214510

گلشن سویٹس اینڈ بیکرز
اعلیٰ اور معیاری مٹھائیوں کا مرکز
اعلیٰ کوالٹی ہمارا معیار اور لذت ہماری پہچان
● چاکلیٹ کیک ● فریش کریم کیک ● پیسٹری
● کریم رول ● کوکونٹ بسکٹ ● سپیشل کیک رس
● کھتائی ● فروٹ کیک ● شیرمال ● رس
☆ اور خستہ بسکٹ بھی دستیاب ہیں ☆
پروپرائیٹر: چوہدری طارق محمود
بالمقابل ایوان محمود یادگار روڈ ربوہ
فون دکان: 6213823 موبائل: 0343-7672823

FR-10

قد بڑھاؤ
ایک ایسی دوا جس کے استعمال سے خدا کے فضل سے رکا ہوا قد بڑھنا شروع ہو جاتا ہے۔ دوا گھر بیٹھے حاصل کریں
عطیہ ہومیو میڈیکل ڈسپنسری اینڈ لیبارٹری
ساہیوال روڈ نصیر آباد رحمٰن ربوہ: 0308-7966197

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
بانی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم سرما: صبح 9 بجے تا 1/2 4 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 1/2 1 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پہ بھیجے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

Education Concern
MBBS & Engineering
Southeast University in China
Affiliated with W.H.O, Govt. of China & Pakistan Engineering Council (PEC).
→ A-Level & Fsc. Students who are waiting for their results are encouraged to apply to reserve the seats.
→ MBBS, Bachelor in Architecture Engineering and MSC international business offer in English Medium
→ No Bank Statement, No IELTS or TOEFL.
→ Excellent environment for female students.
Education Concern
67-C, Faisal Town, Lahore
(Opposite Gourmet Restaurant)
042-35162310 / 0302-8411770
www.educationconcern.com

Dawlance Super Exclusive Dealer
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکروویو اوون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ میکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس گولبازار ربوہ
047-6214458

خوشخبری
اب کامران شوز پر معیاری اور سستے جوتوں کے ساتھ معیاری (لیڈیز بیگ) کی وسیع تر ورائٹی دستیاب ہے۔
نیو کامران شوز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ